



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق اس نعم کی ہو کونکر ادا
 کر ازل میں برگزیدہ اس کو رب
 عالم و آدم کو سب رب الودود
 گرچہ آخر میں ہوا اس کا ظہور
 نوبت اس کے جہان پیدا کیا
 تب نبوت اس پہ کی جلوۂ فروز
 بہر آن نور مقدس داد گر
 پاک صلبوں میں ہی حق را کہا آ
 انبیاسی انبیای میں خدا
 تھے مسلمان اس کی آبائے کرام
 اس نیاں میں کی اخبار صحیح

کہ محمد سانی ہم کو دیا
 دی فضیلت اس کو یہ عالم پر سب
 کی عطا اس کے بدولت ہی وجود
 ایک چمکا سب سی اول اس کا
 اور جہان کو اس پہ سب شیدا کیا
 کچھ خوبانی میں تھا آدم ہنوز
 پاک تہرایا مکانات و مق
 پاک رحمتوں کی طرف لایا
 اس کو اکثر نقل کر داتا را
 پاک کفر و شرک سی تھی دی تا
 اور بہت دار و دہن آثار صریح

سنان میں یہ رسالہ مختصر
 اسکی باقاعدہ بین کتابین مستبر
 ہر بیان تفصیل سے طول کلام
 ترک کیا ہے تیری غایت نہیں
 اشغال ذکر و صلوات و درود
 اور ہوا سے بخشش و ہی جرم و گناہ
 اپنی مریضات میں رکھ بالہ و ام
 اور اسکو دیکھئے رنگ قبول
 بھیجئے اسسپہ نجیات و سلام
 خاض ببر و عمر عثمان علی
 اور اس امت کی یکسر اولیا
 جسکا ہر نائب ہی فرد بی نظیر
 عالم دین حافظ قرآن ہی
 در علوم باطنی و ظاہری
 شیخ عارف سید سادات ہی
 نام ناجی اسکا ہی عبداللطیف
 صمد از شاد و ہدایت پر خدا

دیکھئے کسکے ہون بندی صاف نہ
 اور ہی متداولہ و مستبر
 جابجا آگے کھنکھانے نام
 نعت احمد کی ہیں طاقت نہیں
 کہ غایت ہم کو آئی رب درود
 نفس اور شیطان سے ہم کو پاؤں
 پیروی میں مصطفیٰ کی صبح و شام
 اور کیجئے اسکو مقبول رسول
 آل اور اصحاب پر اسکے تمام
 ہی خلافت میں جنہیں شانِ جلی
 خاص محبوب خدا غوث اورا
 خاص کر اس عصر میں میرا ہی پیر
 صاحب عرفان اور وجدان ہی
 اسکو اہل عصر پر ہی برتری
 ذات اسکی منبع برکات ہی
 محی دین سی ہی طیب وہ شریف
 ویرگاہ اسکو رکھی صبح و مسا

مقدمہ

مقدمہ

احمد طبری و خاثر میں بجا

بہریرہ ہی روایت یوں کیا

تھی سبب سے تھی جو بولب کی
درو سے بولی کہ ای پینا مہر
کہ یہ تھی اسکی ہنگی سرسہر
جب سنا یہ بات شاہ انبیا
اور فرمانے لگا اس طرح او
کہ میری ہوا قربا سے بے ادب
جو اذیت دیوینگے میرے تین
ای برادر کر تامل تو یہاں
اہل دوزخ کا فرمان تھے بے شبہ
وہ جو رکھتے تھے عداوت بار رسول
و کہ قرآن میں کیا جس کا خدا
انکی بی بی رنج پانیکے سبب
پس وہ شہ کی جو بین ابون کرام
آتش دوزخ سے ہی جنکو نجات
کوئی ناری ہوئے گرا نکلتین
اور کرتے ہیں روایت ای امین
بولب کو خواب میں ای بالکمال
کیا ہی تیرا حال دے مجھ کو خبر
پر بہنیں لگتی ہی بیک انگلی کو نار

آنکر کین بدر گاہ بنی
لوگ کہتے ہیں میری تحقیر کر
جو ہی حاملہ حطب کی در سفر
پر غضب ہو کر وہین جلدی اٹھا
ہو مخی حطب کیا ہوا ہی قوم کو
اس طرح دیتے ہیں ایذا محکوب
موجب ایذا ہی حق ہی وہ یقین
کہ سبب سے کی جو تھے باپ اور مان
آیت قرآن ہی اس پر گواہ
اور کئی اسکو جو مغموم و طول
ہی مذمت جنگی در بہت بد
یون کیا اور دشا وہ شاہ عرب
جنگا ما دہی یقین دار السلام
از احاد بیت رسول کائنات
کس قدر پاوے اذیت شاہ دن
یون بخاری اور مسلم بالیقین
دیکھ کر کوئی کیا اس سے سوال
وہ کہا دوزخ میں ہوں شام و صبح
ہی سبب اسکا یہ سن ہی کا مگا

کہ بیان میں جبکہ شاہ دنیا
 تب توبہ آونی جبکہ خبر
 اس بشارت سی بت خوش برکات
 اور تب اسکر کیا میں ای بشر
 اور کیا ہوں اسکو میں آزاد جب
 خاکیا اسکو اشارہ بی گمان
 آگ انجی کو میرے گنتی نہیں
 فکر کر تو اب یہاں ای باصفا
 اس عداوت میں ہی آخر مر گیا
 اس بشارت سے وہ ہو کر شاد جب
 اس مسرت کی بدل ای باصواب
 پس ہی کیا لوگو کو اب بولویان
 اسکی شکم پاک میں خیر الورا
 بعد اسکی تابست چخال
 کیون ہوا اس سیدہ کو پھر مقام
 اور اس بحث میں سنای سیدہ رضا
 بعضی کہتی ہیں کہ آبا سے ہی
 اور بعضی عالمو کو آئی میان
 پر نام باصفا نیکو سیر

اجماع رسٹے پیدا ہوا
 کہ تھی وہ میری کینز باخبر
 کر دیا آزاد اسدم اسکتین
 تو پلا اس سرور عالم کو شیر
 ابی انجی سے شہادت کی یہ تب
 شکر شد اس سبب اب بیان
 پیٹ بھر بیتا ہرن آبا اس بغیر
 بولہب تو تھا عدو سے مصطفی
 اور مقرر اپنا سفر میں کر گیا
 ہی توبہ کو کیا آزاد جب
 فضل حی سی ہوں ہی تخفیف عذاب
 آزمہ خاتون کی حق میں گان
 باکرامت تون جیسے تک رہا
 گود میں اسکی رہا بے قیل وقال
 جنت الامادی میں بیشک صبح و شام
 عالموں میں گرہ آیا اختلاف
 تھے بغیر شبہ و شک مومن سمجھی
 اس بیان میں ہی رد و اور گان
 جو تہی سی ہی جگ میں شہر

وہ رسالے پہ اپنے صاف صفا اس طرح لکھائی تحقیقات سے ہم نہیں اس قول کے قابل کہی یہ سخن دشوار آتا ہی نظر	کر بیان ان عالموں کا اختلاف اور توجہات و تدقیقات سے کہ کہیں ناری بن ابی بنی کیونکہ آئی ہی صحیح ایسی خبر
---	--

لا تُوذُوا بِالْأَحْيَاءِ بِالْأَمْوَاتِ

یعنی ایذا دینا زندوں کو کتب اس بیان میں جو ہیں اخبار ستر تو بھی ہی اسیر عمل جا نوروا	ذکر سی اموات کے انکی تعین کوئی خبر اس میں اگر یاد ہے قول یوں فقہا کا آیا ہی بجا
--	---

فائز

جو کتاب در ہی فقہ معتبر یوں لکھی ہیں اس میں سن بی اختلاف اگرچہ ہو اسلام کی اسکی دلیل تب بھی ہرگز اسکے بیشک کفر یہ اس لی حفاظ اخبار رسول حامیان دین محدث نامدار جیسی غزالی امام مشہر اور فخر الدین رازی پیشوا قرطبی اور ابن شاہین ذوالکرام اور شمس الدین دمشقی باخبر	پاس حنفیہ کی ای نیکو سر کفر میں جو ہیں مسلمان کی خلاف سارے وجہوں سے بھی اصناف میں دیا جاتا ہی فتویٰ سرسبز حرم اسرار آثار رسول مقدمایان شریعت باوقار اور جلال الدین سیوطی نامور اور شیخ عسقلانی باصفا اور صلاح الدین صفدی نیکنام اور محب الدین طبری مقطر
--	--

اور شیخ ذوالقرنین قبر
اور شیخ ابوسعید شیخ مندوی
اور ایسی ہی بہت اعلام ہیں
کہ گئے اپنے رسائل میں تمام
مومنوں کی تھے مقرر سیکان
اور دلیلین لئے ہیں اس بات پر
جو اقوال مخالف بالیقین
اور معارض اس بیان کے مفسر
کہ گئی اسکی جواب با صواب
آیت و آیات و احادیث صحیح
پاک آبا سے سالار انام
یعنی لفظ خیریت اور مصطفیٰ
طیب و طاهر بھی آیا ہی کہیں
اور سنی جابلیت سے بھی مان
مومنوں کی ہی ہیں یہ وہ خاص
اور مشرک تو بخش ہیں سیکان
حق کہا انکو بخش قرآن میں

یعنی جو کئی سی سیکہ مشہور
شیخ عبد الحق محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
کہ رسول اللہ کی آبا سے کرام
پاک تھے سب مشرک ہی مقرر
آئی ہیں اس بات کی اثبات پر
کہ گئے ہیں وہ بآئین حسین
آئے جو اخبار بعضی جا ہی پر
گر خدا چاہے لکھوں میں وہ شباب
دیکھ لکھتا ہوں بیان میں ہی حق
پانی ہی اثبات جن سی لاکلام
حق میں ان پاکوں کی ہی برآگیا
اور مصفا اور بہذب بھی نشین
انکی پاکی ان میں ہی مذکور جان
کہ وہی کہتے ہیں ان سے اختصاص
یہ صفات پاک پھر انہیں کہاں
آئی یہ آیت انہیں کی شان میں

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

یعنی سب مشرک نجس ہیں بل اس
قرآن نے دو انہیں کہے کے پاس

پنج

<p>یہ نجاست باطنی ہی شرک کی کیا کہا ہی خوب مولانا ی روم کہ بخش خواندست کا فر ا خدا این نجاست بوش آمدست گام الفرض دیسی ہی لفظون سی صرت النسی ہو ردون پر بیان کی کامگار اور صحیح ہن وی حدیثن سرسبر اور استدلال و بی آیات سی شیخ وین قاضی عیاض مالکی لفظ انفسکم مقرر جانو فتح فاسی پر یکے سالار بشر اب وہ آیت اور حدیث شرم</p>	<p>جامہ و تن کی ہنیں ہی زلی شہوی من قیصر روم علوم نیستش برتن نجاست ظاہر و آن نجاست بوش از روی نام اے ہن اکثر احادیث صحیح اکھا کرتا ہوں بہر اختصار از روایات ثقات مختصر بھی لکھو عین جو اندہ نی گئے یون علی مرتضیٰ سی نقل کی آیہ اقدس میں یہ آیہ ہی جو پس کیا ارشاد ہوگو یہ خبر ترجمہ کے ساتھ کرتا ہوں</p>
--	--

قُلْ تَعَالَىٰ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ فَخُذُوا ذُرًّا وَقَالُوا أَتَأْتِيكُمُ
أَنفُسُكُمْ بِسُبُوٰهٍ وَصِهْرٍ وَحَسْبُ الْبَشَرِ فِي آبَائِهِمْ لَدُنْ أَدَمَ
سِفَاحٌ كُلُّهَا بَكَاحٌ

<p>یعنی فرمائی یون ہی بجا بجان کہ طرف آیا تمہاری یک نبی پس لگا کہنی وہ عالم کارئیں یعنی بہتر ہوں نسب کی راہ سی</p>	<p>حضرت پروردگار افسد جان تم میں بہتری قبائل سی سہی میں تمہاری میں ہن ہن ہن ہن اور سسرال و حسب کی راہ سی</p>
---	---

میرے آباؤں میں ہرگز سلاخ وقت سے آدم کے لئے آئین بن اور فخر الدین رازی نیک نام ہر دو اس آیت سے لائیں دلیل	بلکہ جاری سبب میں خاندان کاح خاندان اسامہ کا ان سب میں اور مافردوی جیسے ہر دو امام اپنے نفروں میں و بیقال نقل
---	--

الَّذِي بَرَأَكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقْلِبُكَ فِي السَّاجِدِينَ

یعنی فرماتا ہی حق امی کامیاب دیکھتا ہی تجھ کو خلاق انام دیکھتا ہی اور تیرا انتقال فخر رازی اور مافردوی بیان کہ ترا نور وجود با کمال ساجدوں ساجدوں میں ای رشا ہی یہ تفسیر مبارک پر دلیل میں کیا ہوں نقل پاک اصحاب نقل کرتا ہی انس سے بو نعیم کہ کرم سے اپنے خلاق انام یعنی لایا قادر علام پاک تھے مصفا اور جذب سب بجا اور دو فرغے ہوئے درجہ ان اور عبد اللہ بن عباس سے	اپنے پیغمبر کو یوں کر کے خطاب طاہر حق میں کرے توجہ قائم ساجدوں کے صلب میں مقبول و قال کرتے ہیں تفسیر اسکی یوں بیان وقت آدم سے کیا ہی انتقال ساجدوں سے اہل ایمان میں مراد وہ جو فرمایا ہی سالار جلیل پاک و پاکیزہ طرف ارحام کے کہ کہا پیغمبر رب کریم نقل کروا یا ہی مجھ کو بالذم پاک صلیوں سے سوے ارحام پاک یعنی پاک عیسویں سے اور راستہ پر میں رہتا فرقہ بہترین بن نقل ابن سعد نے کی جانتے
--	---

کہ کیا ارشاد یون خلیش
 اور در قوم مضر عبد المناف
 در بنی عبد المناف نامدار
 اور بنی ہاشم میں خلاق جہان
 وقت سے آدم صلی اللہ کے
 ہی قسم پروردگار پاک کی
 اور مسلم افتخار مسلمین
 واثق سے یون روایت لائیں
 کہ فیج اللہ کو رب العلا
 نسل اسمعیل سے پھر بالیقین
 اور اولاد کنانہ سے بجا
 اور قریش و والو قر سے پھر خدا
 بعد از ان اولاد ہاشم سے یقین
 اور حمزہ ابن یوسف ای امین
 واثق سے ہی یہ دنیا ہی خبر
 چونما ابراہیم کو رب الجلیل
 اور اسمعیل کو رب العلا
 نسل اسمعیل سے تھا جو نزار
 اور ناولاد نزار با صفا

سب عرب میں خیرین قوم مضر
 بہتر و بہتر بن بے رب خلاف
 ہی بنی ہاشم کو عز و افتخار
 دی ہی عبد المطلب کو عز و شالار
 خلق کے ہرگز نہ دو فر ہوئے
 میں ہا ہون فرقہ بہتر میں ہی
 اور شیخ ترمذی ای ای بل دین
 کہ رسول اللہ نے فرمائے ہیں
 نسل ابراہیم سے ہی جن لیا
 چن لیا ہی وہ کنانہ کتین
 وہ قریش محترم کو چن لیا
 بعد ہاشم کو مقرر چن لیا
 حق تعالیٰ جن لیا میرے تین
 ہی کینت جسکی بوالقاسم یقین
 کہ کیا ارشاد یون پیغامبر
 اور تمہارا ایسے اپنا خلیل
 برگزیدہ نسل سے اُسکے کیا
 حق کیا ہی اُسکو جانا اختیار
 حق تعالیٰ نے مضر کو چن لیا

اور اولادِ مستخر سے بھی بجا
 اور قریش باصفا کو لا کلام
 اور اولادِ قریش باصفا
 اور عبد المطلب کو بھی خدا
 اور عبد المطلب کی نسل سے
 اور حاکم نے ربیعہ سے نہ بھول
 کہ خدا نے خلق کو پیدا کیا
 فرقہ بہتر سے لایا مجبور رب
 پھر کیا انکے گھر آنے جانتے
 پس قبیلے اور گھر کے رو بھی
 ترمذی عباس سے ہی اخی
 پر ہی یک دو لفظ کا ہی اختلاف
 اور ابن بو عمر بھی جانتے
 کہ کیا ارشادِ شاہِ انبیا
 رکھ کے اسکے صلب میں میرتن
 بعد صلبِ نوح میں کھا ہی رب
 صلبِ ابراہیم میں بعد از رکھا
 بعد اسکے پاک صلبوں خدا
 نامرے مانباپ سے پیدا ہوا

برگزین دو گنا نہ کر کیا
 چن یا نسل کن نہ سے نام
 برگزین حق نے ہاشم کو کیا
 سب بنی ہاشم سے جائزین یا
 حق کیا ہی برگزین بس مجھے
 نقل کرتا ہی کہ فرمایا رسول
 اور وہ فرنے کیا انکے بجا
 پھر قبیلوں کو بنایا ہی وہ تب
 پس کیا بہتر گھر آنے سے مجھے
 تم میں سب افضل ہوں میں جانو بھی
 ایسی ہی لایا روایت دوسری
 پر ہی مطلب ایک ہی دو لفظ کا
 کی روایت یوں بن عباس سے
 کہ خدا آدم کو جب پیدا کیا
 جگہ لایا ہی سو گروے زمین
 نوح پیغمبر نے تھا کشتی میں جب
 آتش غرور میں والا گیا
 لایا مجھ کو پاک رحمون میں سدا
 میں سفاح انکے کسی کو بھی لگا

<p>پاک تھے وہ سب زمانا لاکلام شرح حمزہ میں لکھا ای پسر حاملہ ہوتی تھی جب ای باخبر شیت کو لیکن جہی وہ منفرد نور احمد خاتم پیغمبران یون وصیت اپنے بیٹے کو کیا اب وہ بیشک صلب میں آیا تیر اسکو مت رکھ یا درکھ یہ بھڑ ہر لطن در ہر لطن در ہر لطن جلو گر عبدالمطلب کی جبین سوئے عبد اللہ کیا ہی انتقال ہاں سفلح جاہلیت سے سدا یہ حدیث اپنی سنن میں ای نقلی</p>	<p>یعنی جو تھے میرے آباے کرام قد وہ حفاظ شج ابن حجر بی بی حوا ما در نوع بشر جنتی تھے ہر حمل میں وہ دو ولد کیونکہ اسکے صلب میں تھا بیگان شیت پس وقت وفات اپنے بچا نور احمد صلب میں جو تھا مے تو بغیر رحم پاک ای با شعور پس وصیت یہ تھی جاری ہر تاہوی اس نور اشرف یقین بعد ازان وہ نور با جاہ و جلال پس بچا یا اس نسب کتین خدا جو نکہ لایا ہی امام بہیقی</p>
---	--

مَا وَلَدَ نِزْنٍ سَفَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ وَمَا وَلَدَ نِزْنٌ الْإِسْلَامَ

<p>یہ گرامی شان ہر دوراویان اسنے کبھی سے سنا ہی جانے سابقین کے میں بہت دیکھا کتاب ماورون کو مصطفیٰ کے بادشاہ صاحب توحید تھے عالی مقام</p>	<p>ابن سعد ابن عساکری میان ہن محمد ابن سائب سے سنے کہ کہا یون کبھی عالی جناب اور کیا ہون پانسو تک میں شمار پاک کفر و شرک سے تھے و تمام</p>
---	--

اس طرح بے شبہ و شک ثابت ہوا اہل جنت اور موحّدین تمام	پس یہ اخبار صحیح سے بجا الیقین آجائے سالار انام
نوح تک سب شرع حق پر ہی تھے بت پرستی یکیک ہوئی آشکار اور خاکم اپنی مستدرک میں جان اپنے تفسیر دن میں دای اہل خیر یون بن عباس سے ناقل ہے	عصر سے آدم صنی اللہ کے نوح پیغمبر کے وقت ای کامگار اپنی سند بیچ بزاز ایمیان اور ابن منذر و ابن جریر تحت میں اس آیہ قرآن کے

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً

معنی اس آیت کی یون کی بیان جائے بے شبہ دس ہی قرن تھے شرع حق پر تھے سارے لاکھام انبیاء کو ان پر بت بھیجا ہی رب اس طرح لایا روایت اہل امین ہو گئے دس قرن ہی سب ایمیان انہی پاتے تھے ہدایت صبح و شام مذہبوں میں انکے پھر آیا خلاف نوح پیغمبر کو بھیجا ہی خدا جن کو بھیجا حق سو اہل زمین	ابن عباس مکرم اہی میان در میان آدم صنی اور نوح کے لوگ ان قرون میں تھے خالص عام پس لگے کرنے خلاف پس میں جب ابن حاتم نے قنادہ سے یقین نوح و آدم کے مقرر در میان عالم و فاضل تھے لوگ انکے تمام اور تھے وہ شرع حق پر سبکراف پس ہدایت کے لئے انکے بجا ہی رسول کا وہی پہلا یقین
---	--

<p>اسطرح لایا روایت جان لین تھے وہ سب آباہمار مومنان سب مسلمانوں تھے بقیال وقیل نقل کی طبقات میں ہی از ثقات لوگ تھے سب شہر بابل میں مقیم کوئی ان میں مشرک کا فرقہ تھا بت پرستی پر انہیں دعوت کیا اسطرح درج منیعہ میں لکھا بالیقین کشتی میں پایا ہی نجات بلکہ بعض اسکو بنی بوسے پچکان مصر کی تاریخ میں تفصیل وار نوح سے تاریخ ملک ثابت کیا ابن عباس اسکا راوی ہی شہر نام ار فخذ ہی جسکا باصفا نوح نے مانگا و عاتنی کرد بادشاہت اور نبوت کا مقام اپنے تفسیر و ن میں ہر دو لیگان اور مجاہد نے کیا تصریح نیک بلکہ ابراہیم کا تھا وہ چچا</p>	<p>آور ابن سعد بھی طبقات میں نوح اور آدم کے جو تھے در میان اور یونہی نوح سے لے تا خلیل جو نوح ابن سعد نے اسی نیکذات نوح کے طوفان کے بعد از ای فہم اور سب اسلام پر تھے دے بجا انہ جب غزو دے حاکم ہوا اور جلال الدین سیوطی باصفا سام ابن نوح نے والد کے ساتھ اسکا ایمان نص قرآن سے جان اور شیخ عبدالحکیم نامدار سر سبر اسلام ہر ہر شخص کا مستقل آثار لایا ہی کثیر اور بولا ہی کہ پوتا نوح کا نوح کا پایا زمانہ آشکار پادین تا اولاد اسکے لاکھام ابن منذر اور رازی ایمان یون بن عباس سے ناقل ہیں ویک نہیں ہی آثر پدر ابراہیم کا</p>
---	--

اور قرآن میں جو آیا لفظ اَبَی
اور عرب میں ہی یہ ستوریاں
گردیل اس بات پر جا صحیح

وہ چچا سے ہی مجازاً ہی با اوب
کہ چچا کو باپ کہتے بیگان
وہ کہہ اس آیت میں کیا آیا صحیح

قَالَ اَعْبُدُ الْهٰكُ وَالْهٰ اَبَاكَ اِبْرٰهِيْمُ وَاسْمٰعِيْلُ

حضرت یعقوب نے وقت وفات
کہہ کر گئے کسی طاعت تم کہو
ہم کریں طاعت اسکی روزِ شب
کون آیا ہیں براہیم خلیل
کرم اللہ تو یہاں ای با وفا
ہی چچا یعقوب کا والدین
لفظ ابا کا جو آیا ہی مجاز
عمر ابراہیم و اسمعیل سے
کہ عماد الدین حافظ بن کثیر
کہ عرب تھے وین ابراہیم پر
آہ جب عمر و خزاعی نابکار
کرسم اجداد سرور پر یقین
اور عرب میں بت پرستی کی بنا
وقت سے اسکے تو سن ای سنگین
لڑے تھے جو پانچواں شصت سال

اپنی سب اولاد سے چچا یہاں
بعد میرے تب کہے یوں عرض
جو ترا اور تیرے آبا کا ہی رب
اور اسمعیل یعنی سر جلیل
تھا جو اسمعیل مذبح خدا
باپ ہی اسحق اسکا بالیقین
یونہی آزر کو کہا ای بانیاز
ناگنا نہ سب مسلمان پر تھے
اس طرح لکھا ہی بیشک ای خیر
بت پرست اُنہیں تھا کوئی بشر
حاکم مگر ہوا ہی آشکار
خدمتِ کعبہ لیا ہی اُنہیں
وہ کیا لعنت کرے اس پر خدا
تا زمانِ بعثتِ خیر الانام
باوجود اس کے بغیر قیل و قال

دینِ ابراہیم پر بعض عرب
 اور زاجد و امام الانبیا
 صاحبِ توحید تھا وہ باخبر
 بومریرہ نے کہا خیر البشر
 دیکھا میں عمر و خزاعی کو عیان
 کھینچے جاتے تھے وہ پاتا تھا غذا
 کیونکہ وہ ملعون اول پر حفا
 اور عبد اللہ بن عباس سے
 کہ خزیمہ اور عدنان باخبر
 دینِ ابراہیم پر تھے جانو
 اور ابن سعد عبد اللہ سے
 کہ مضر کو بد کہوت مومنو
 اور سہیلی نے کہا بولا بنی
 کیونکہ مومن تھا یقین وہ باصفا
 اہلبیت اب اپنے صوتِ تلیسہ
 ازمانہ تا بہ قرہ بن کعب
 فہر یغی ابن مالک بن نصر
 چونکہ ابنِ سعد ای باصفا
 جمع کراؤ لاؤ کو اپنے تمام

کندہ بن
 شعیب بن مرکب
 الیاس بن شعیب
 خزیمہ بن شعیب
 عدنان بن اذین
 اوز بن سعید
 بن سلمان بن
 حل بن تدار بن
 اسمعیل بن
 ابراہیم علیہ السلام

۱۲

قائم و راسخ تھے بیشک روزِ شنب
 تب کنا نہ شہر میں مکے کے تھا
 تھا وہ عامل دینِ ابراہیم پر
 یہہ خزاعی کے دیا حق میں خبر
 آتش و دوزخ میں اسکے استخوان
 اس لعین پر تھا بہت حق کا عتاب
 دینِ ابراہیم کو بدلا دیا
 نقل کرتا ہی حبیب اب جائے
 تیسرا سعد و ربیعہ اور مضر
 ذکر انکا خیر سے ہی تم کرو
 نقل کرتا ہی کہ سرور کے کہے
 کیونکہ وہ اسلام لایا تھا سنو
 بدنہ تم الیاس کو بولو کہی
 حج کعبہ جب وہ کرتا تھا ادا
 سنا تھا اسنے بنی سے خواہ خواہ
 بن لوی بن غالب ابن فہر
 بن کنا نہ تھے یہ سب سلام
 نقل ہی مکرور کعب ابن لوی
 اس طرح خطبہ پر مای بنکنا م

کہ جسے میرے پاس سے قہر
 تم بھی سب اس میں پر قائم رہو
 اور ذکر بعثت خیر الہی
 اور کیا انکو وصیت بعد از ان
 اور کیا افسوس گزر ہما میں تب
 اسکی میں تائید کرتا آشکار
 بولتا ہی اب سیوطی نے بیان
 کہ رسول اللہ کے اجداد سب
 اور قرہ بن کعب تک بھی صریح
 ہیں کہ اس قول میں کوئی خلاف
 پانچ اجداد بنی ای نیک نام
 یعنی کلاب و قضی عبد مناف
 اور عبد اللہ پدر مصطفیٰ
 بس ہی ایمان پر وہی انکے دلیل
 اور نفوس عامہ بھی بے گمان
 نص ظاہر انکے ایمان پر جدا
 اور دلائل عامہ کے بھی سوا
 اگرچہ ہکونین ملی ہی اب خصوص
 اسکو قدرت بولتے ہیں ای میان

دین ابراہیم پر جسے مستقیم
 دین ابراہیم پر و ایم رہو
 وہ بہت جو ش عقیدت سے کیا
 اسکے تم تابع رہو ستر و عیان
 لوگ کرتے اسکی بس تکیہ جب
 اور کرتا سپہ اپنی جان نثار
 کہ ہوا ہی اس سے ثابت بیگان
 از خلیل اللہ تا ابن کعب
 اہل ایمان تھے باسناد صحیح
 اتفاق اسپر ہوا بے اختلاف
 اب جو ہیں باقی رہا انہیں کلام
 ما شتم و عبد المطلب کے خلاف
 سن تو انکا حال بھی ای باضفا
 نص اجمالی جو گذری ای خلیل
 اہل قدرت کے جو آئی حق میں جان
 نص اجمالی سابق کے سوا
 شان میں جو اہل قدرت کے ہیں
 پر وہی بس انکے ایمان پر نفوس
 جو زمانہ دو بنی کے درمیان

ہو دے اور پہلے بنی کے شرع کے
پس جو ہو دین اہل فرت میں یہہ با
حکم کرنا پس دخول نار کا
اہل فرت کے نجات اور تمام
اور حقیقہ کے بھی اکثر امام
اور طحاوی اور کرجی اسی میں
آئے ہیں اس قول پر یہی سلگان

رسم اور احکام ناما بقی رہے
ہی خدا سے انکو امید نجات
اس گروہ سے میں کسی پر ہی
شافیہ متفق ہیں لا کلام
جون فقیہ ابواللیث اور ابن تلم
اور بخارا کے بھی یکفر فاضلین
مستند انکی یہی آیت ہیں جان

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْغِثَ رَسُولًا

یعنی فرماتا ہی حق ای کامباب
جب تک اس پر نہ بھیجئے رسول
اور صحیح اخبار سے بھی استفاد
آحمد واسحق و شیخ بیہقی
کہ کئے ارشاد ہمارا جہان
عذر حق سے یوں کرینگے و سہی
نا اطاعت اسکی ہم لاتے بجا
وہ فرشتہ انکو یوں بولیگا تب
جاوئے آتش ہو اس پر سرتر
بوسعید خداری سے بزازے
اہل فرت اور دیوانوں کو سب

کہ کسی کو ہم نہ دیوینگے عذاب
اس سے امر دہنی تا کر لین قبل
یوہی ہوتا ہی مقرر کہہ تو یاد
یوہر یہ سے ہیں راوی امی ثقی
اہل فرت جو موعہ ہیں ایمان
ہم طرف آیا نہ کوئی تیرا ہی
یک فرشتہ انہی تب بھیجے خدا
کہ امی لوگو جاوئے دوزخ میں اب
جو بخا دے اسکو دالین درہم
نقل کرتا ہی کہ حضرت نے کہے
حشر میں اور لاینگے بچوں کو سب

اہل شہر و دیہات میں کریمؐ کی طرف سے
 اور وہ اپنے کھیتوں میں خدا
 و زمین کے عطر سے پائے نہیں
 ہو سکتا اس طرح انکو حکم و اب
 جائیداد سے محروم کر دیا اور انکی
 لئے نیکو کرنا اہل وہ با صفا
 اور دوزخ میں بجاویں گا وہی
 لئے ناکرنا اہل وہ زہیندار
 حکم اب تائے برابر شہر و دیہات
 انکو دین میں رہنے کو سیر
 ہو رہے تھے کہ میں نعل جان
 کہ تمام میں کریمؐ جمع رہا
 اور دونوں اور مکوں کو تمام
 کہ زمان اسلام کا پائے نہیں
 اور یہی حکم خدا کے طرف
 کہ ہر طرف تم جاؤ سب
 ہم یہ جانا کہ نہ آیا کوئی رسول
 جان ناک فرمایا رسول محمدؐ
 سے جہنم کے طرف جاتے اگر

ہا تو رسولؐ ہم پر آیا نا کتاب
 عقل تو ہو کر نہ دنیا میں دیا
 مائون عامل یا الہ العالمین
 مائون عم آتش دوزخ میں اب
 جو کہ ہی علم الہی میں سعید
 تو سعادت مند ہو جاتا بجا
 جو کہ تھا علم الہی میں شقی
 انکو تب فرما دیگا پروردگار
 مائے کب انبیا کو تم بہ غیب
 اور شیخ ابن ابی حاتم دگر
 کہ کیا ارشاد شاہ الشوہان
 اہل قدرت اور دیوانو کو سب
 اور ان بود ہوں کتب ای نیکنام
 حکم اسلامی بجا لائے نہیں
 جہنم کے دن یک فرشتہ با شرف
 وہ کہیں کس طرح سے ہم جائیں اب
 تاکرین ہم اسکی دعوت کو قبول
 تب لگا کہنے خدا کی ہی قسم
 سر و ہرق انہ سب مار سقر

اور ابنین آرام کا ہوتا سبب
پس ملک کو ایک بھیجیگا خدا
پس اطاعت جس بشر کی ایمان
اس فرشتے کی اطاعت وہ کرے
یوہریرہ پس کہا ای بھائیو

اور خوش ہوتا مقرر ان سے رہ
تا اطاعت اسکی و لاوین بجا
تھی ارادے میں خدا کے بیکان
تا کہ وہ نار جہنم سے بچے
تم اگر چیتے ہن یہ آیت پر جو

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا

قدوة الحفاظ شیخ ابن حجر
اسطرح کہتا ہی یہاں ای نیکام
قبل بعثت اسکے جو رحلت کے
کہ قیامت میں بوقت امتحان
اور سرور کی شفاعت میں ہوں

عسقلانی سے جو ہی پس شہر
کہ رسول اللہ کہ آبا سے کرام
یہ گمان ہی انکے حق میں جائے
وے کرین حق کی اطاعت بیکان
الی ہی یہ آیت قرآن جو

وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

یعنی فرماتا ہی یون رب العلا
دیو یگا تجھ کو یہاں تک رب ترا
ابن عباس اسکی یون تفسیر کی
اسکی اہل بیت سے ایک شخص بھی
یون بن عباس سے ابن الجریر
جائے اس شاہ دین کے والدین
نار دوزخ سے ہن ناجی بیکان

کہ ہی نزدیک ای محمد مصطفیٰ
کہ تو راضی اپنے دل سے ہو دیگا
کہ ہی حضرت کی بعین اس خوشی
آتش دوزخ میں ناجا و گہی
نقل کی تفسیر آیت کی بخیر
اہل فرت سے ہن جب شہدین
اور بشر بھی شفاعت سے ہن جان

ان دلیلوں سے ہی جو اسے پہنچا
 اور شفاعت کی بھی جو گذر دی گئی
 اور دلیلوں دوسرے بھی اسی بیان
 جو کہ سالک اپنی مسند میں بجا
 ہر دم صحت پر بھی وہ اس کے کیا
 سال کیا ہی کہ ترے ابوین کا
 کہ کیا میں نے ہرے رب سے سوال
 جو شفاعت کا ہی محمودا مقام
 بلکہ ازام سماعہ بونعیم
 کہ وہ بولی یوں کہا میرا پدر
 اپنی مادر سے سنا ہوں میں یقین
 آمنہ خاتون کئی ہی جب وفات
 عمر شریف تھی بنی کی بیخ سال
 اپنی مادر کے سرانے پر رسول
 کہ نگہ بی بی نے اس پر بار بار
 اور کئی اشعار بت پرہنے لگی
 کہ دیا جھکو برکت بے شمار
 جو جو باتیں میں نے دیکھی درمنام
 دیو کا اسکو خدا پیغمبری

حق میں وہ ہے ارباب قدرت کے ہر دم
 معنی آیت میں وہ بقیال و قیل
 خاص ان کے حق میں بھی آئے ہیں جان
 یوں بن مسود سے ناقص ہوا
 کہ کوئی سایل پیہر سے ہوا
 سب کیا ارشاد شاہ انبیا
 کی عطا مجھ کو یقین وہ ذوالجلال
 حشر کے دن میں کروں اس میں قیام
 یوں دلائل میں ہی راہی ہی فہم
 نام ہی بوزہم جس کا مشہر
 کہ کئی آگاہ وہ میرے تین
 ای پسر میں بھی تھی حاضر اسکے ساتھ
 مہر سا اسکا درخشان تھا جمال
 آہ تب بیٹھا تھا مغموم و ملول
 ورو و غم سے ہو گئی ہی زار زار
 پر الم مضمون اُسکا تھا یہی
 اس مبارک طفل میں پروردگار
 گر کر مکار است حق انکو تمام
 بخشش کا عالم ہے اسکو برتری

دین ابراہیم کو یہ جان جان
 بت پرستان اور بتوں کو خواہ مخواہ
 اور عبادت میں بتوں کے اسی فنا
 جبکہ اس اشارے سے فارغ ہوئی
 کہ فنا لازم ہی ہر بندے کتین
 ہو و یگانا بے شک پرانا ہر بنا
 موت کا میں بھی یقین پتی ہوں چاہ
 کہ جہان میں چھوڑ کر جاتی ہوں
 میں جنی ہوں طیب و طاہر کتین
 بول کر اس طرح وہ رحلت کئی
 یوں جلال الدین سیوطی نے کہا
 صاف تربیگی و یس اسکی قوی
 دین ابراہیم کا ذکر ہمام
 اور منہ بت پرستی بالیقین
 جو کہی بی بی بوقت انتقال
 در زمان جاہلیت اسقدر
 اور صفت توحید کی بھی جائے
 قبل بعثت ذکر اتنا ہی خلیل
 اور بعد از بعثت زبیر اور بانوں کتین

بالیقین زندہ کر یگا در جہان
 بالیقین کر دیو یگانا خوار و تباد
 قوم کا اپنے نہ تابع ہو و یگانا
 اس طرح خاتون نے فرمانے لگی
 موت ہی آخر ہر ایک زندہ کتین
 قایمی خان کی سیکوین دیا
 ذکر باقی ہووے میرا تاقیام
 بہترین زمرہ عالم کتین
 انس و جان کے سید فاخر کتین
 اُسپر رحمت ہو سدا اللہ کی
 کہ یہ قول یاد و خیر الورا
 کہ وہ بی بی صاحب توحید تھی
 اور ذکر بعثت خیر الانام
 اور ترک اتباع مسد کتین
 وال ہی توحید پر بیخیز و قابل
 کفر سے بچنے کے خاطر بہر بہر
 بالیقین اثبات پائیکے لئے
 صاف ہی بے شبہ ایمان پر دل
 شرط ہی بعثت پیغمبر کی یقین

لیکن اس نے اس امت میں جان
 اور لایا میں جو خیرین شاہ وین
 آخری حج جب کیا ہی مصطفیٰ
 اس بیان میں بھی حدیثیں آئے ہیں
 مامور اکثر محدث لائے ہیں
 جو حدیثیں آئیں انکے برخلاف
 آئے یہ پہلی خبری ہی حبیب
 نقل مالک سے کئے ہیں گے بجا
 اور عروہ عاریثہ سے نقل کی
 حج آخر سرور عالی جناب
 گذرے ہم جب عقبہ حجوں پر
 دیکھ رہا اسکا میں بھی رودی
 بعد ازاں اور کہا وہ بادقار
 اونٹ کے پہلو پہ میں نے تکیہ کر
 شہ گیا اور دیر سے واپس ہوا
 میں کئی تب عرض ای شاہ ہوا
 تھا تو غمگین لیکن تشریف جب
 تب کیا ارشاد یوں خیر اور
 حق سے جانا تا اُسے زکوٰۃ کرے

اور بلند درجات پانے بیگان
 اپنے سب ایمان لائے بالیقین
 اپنے تب ماننا پ کو زندہ کیا
 اور متعدد طریقوں سے یقین
 دے کئے انکی روایت ای ابن
 انکے نسخ میں کہے انکو ہی صاف
 کہ یقین ابن عساکر اور خطیب
 نقل عروہ سے مسلسل وہ کیا
 اور خبر اس طرح وہ بی بی نے دی
 جب کیا میں بھی تھی ہمراہ رکاب
 یکسک روئے لگا خیر البشر
 پھر ہوا ہی فتح مند حق کا بنی
 ای حمیرا یہ شتر کی لے ہمار
 لے ہمارا اسکی کھری اس بجا پر
 مسکراتا تھا بہت خوشحال تھا
 ہوں مرے ماننا پ میرے پر خدا
 اب ہی شادان کہہ ہی اسکا سب
 قبر پر میں اپنے مادر کے گیا
 حق تعالیٰ نے کیا زندہ اسے

مجھ پر ایمان لائی ہے یہ سیکان
آجین شاہین اور طبری ایمان
اور زہری نقل عروہ سے کیا
اور فتح الدین حافظ نامدار
اس طرح لایا روایت با ادب
اور عبد اللہ پدیر مصطفیٰ
حق کیا زندہ دے دونوں تین
اور سہیلی عائشہ سے نقل کی
اسکے نابوین کو زندہ کرے
پس وہ ہر دو اس پر ایمان لائیں
اور کہا ابن حجر نے اسی فصیح

بھر موی از حکم خلاق جہان
یونہی زہری سے روایت لاجان
اور عروہ از جناب عائشہ
بعض اصحاب بنی سے استہار
ام سرور آمنہ بنت وہب
لائے ہیں اسلام از حکم خدا
لاے وہ ایمان بختم المرسلین
کہ ہی چاہا حق سے وہ حق کا ہی
حق چلایا انکو اپنے لطف سے
بھر اُسی دم جلد رحلت پائیں
کہ ہوا ثابت یہ آیت سے صریح

وَتَقْلَبُكَ فِي السَّاجِدِينَ

مصطفیٰ کے والدین اگر مین
کہ دے ہر دو مین طرف اسکے قریب
مذہب مختار جمہور کرام
اور بہت حفاظ بولے ہیں صریح
اور بعض انہ جو طاعن ہو
ترجمہ ابن حجر کے قول کا
اب مین گئے اعراض کی میا

جنتی لوگوں سے مین بے رب مین
برگزیدوں سے وہ سار اسی سبب
ہی یہی بے شبہ جانو لا کلام
کہ حدیثیں سب مین و بیشک صحیح
النفات اسپر مین ہرگز کے
بیکم وزاید بیان آخر ہوا
دیکھے لکھتا ہوں اسکے بھی جواب

نہ پہلے طالب حق کے قدم

شک نہ کچھ باقی رہے ای حشر

پہلا اعتراض

ہی یہ پہلا اعتراض ای ذوالقر
ایک دن دو شخص آسودہ کے پاس
ہاں ہماری تھی تری جہان نواز
کیا ہی اسکا حال اب فرماہیں
اور اسی ضمن کی دسری خبر
اور سعد بن ابی وقاص کی
اور بیضاوی نے لایا یہ خبر
کاش میں نے جانتا پیچھا نہ
اب یہ آیت آئی ہی سقبل وقال

کہ بن مسعود نے دی ہی خبر
یوں کہ میں عرض ای سارا نہ اس
جاہلیت میں موی ای سر فواز
شاہ فرمایا کہ ہی وہ آگ میں
ہی عقیلی سے بھی مردی شہر
ہی حدیث ایسی ہی آئی تیری
کہ کہا یکبار یوں بیضاوی
حال کیا ہیگا مرے مانباپ کا
کہ نہ کیجے اہل دوزخ سے سوال

لا تَشْكُلْ عَنْ أَصْحَابِ الْحَجِّمِ

پہلا جواب

اب تو سن ان اعتراض کا جواب
زود نقاد احادیث ای میان
اور وہ آیت کے اترنے کا سبب
ہاں تو اس آیت کا وہ وہ نزول
جو کہ علامہ آفندی با صفا
آیت مذکور کی تفسیر میں

ہی بلا شک یہ جواب با صواب
یہ حدیثیں پہنچے میں صحت کو جاز
جو کہ بیضاوی لکھا ای با ادب
میں کہ دوسرے مفسر بھی قبول
اس طرح تفسیر میں اپنے لکھا
آیا بیضاوی کے جو تحریر میں

<p>منح کر بھیجا وہ آیت جو تھی نظم قرآنی بہین ہرگز دلیل اسکا میں قابل ہوا ہی ای خیر اور بر تقدیر صحت ای فصیح وحی سے جب تک سرور رکھا پس یہ آیت پانی جب شرف ل پس یہ آیت ہنگی ناسخ انکی سب انکی جنت کی بنارت میں صریح یونہی بولا ہی سیوطی لاکلام کہ ہی مروی عایشہ سے ای خیر مشرکوں کے کیا ہی کہہ چکا حال آتش و دوزخ میں ہیں و بجائے آیت قرآن یہہ جب پانی زور</p>	<p>از سوال حال ابو بن بنی حمل بیضاوی پہ یہہ بقال و قیل اور رازی بھی تفسیر کبیر اور حدیثین تو نہیں ہیں و صحیح حال وہ قدرت کے لوگوں کا بجا تب کہا ہو گا وہ مولا کا رسول وے حدیثیں ہو گئیں منسوخ تب اور جو آئین احادیث صحیح ہو گئیں منسوخ اُسے بھی تمام اور ہی اس منسوخیت کی یہہ ظہر پہلے حضرت سے کئے تھے یہہ سوال بولا ہمراہ اپنے ہی مابناپ کے پھر کئی دن بعد اسکے بر رسول</p>
--	--

کاتبِ رَوَایَرَة و نَزَرِ اَخرائے

<p>انکے بچوں کو ہی جنت میں داخل کہ یہہ فرماتا ہی حلاق کریم نااد تھا وے دوسرا سر و ہمار</p>	<p>پھر وہی پوچھے تو فرمایا رسول معنی اس آیت کی یہہ ہی ای فہم کہ مقرر ایک کے عصیان کا بار</p>
--	--

دوسرا عرض

دوسری یہ آخر امن آدھے دگر
 گدرا قبرستان میں یکدن مصطفیٰ
 اور ہوا جس بقدر وہ اشکبار
 سب پھر اسے در غم نے عرض کی
 ولای اب جس قبر برای با حصفا
 غم تھی وہ میرے مادر کی یقین
 چائے میں اذن زیارت از خدا
 اذن استغفار پھر چائے تریب

کہیں مسعودیوں دی ہی خبر
 در توقف ایک مرتب پر کیا
 ہم بھی روک دیکھے سب کو زار زار
 کیا سبب رو یا تو حق کے بنی
 جھکے کو دیکھے در مناجات و دعا
 آمد بنت وہب ای بو منین
 حق تعالیٰ اذن تب مجھ کو دیا
 نین دیا حق بھیجا اس آیت کو تب

ماکانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ وَاللَّشَّكَ كَيْفَ

میں نبی اور مومنوں کو سازوار
 بس بہ وقت آنی مجھ کو جلد تر
 بت یہ مجھ کو ولای نبی شباب

ماگین بخشش مشرکوں کی زیہار
 آوے جون بچے کو مانجے کمال پر
 بس بہ خدشے کا ہی اب سنے جوا

جواب

کہ بخاری میں یہ کہی ہی خبر
 کہ نبی طالب کو شاہ انبیا
 وہ کیا اس امر میں استاذ جب
 حضرت مانگو گناہ تری تب تک
 تب یہ آیت آنی ای فرخندہ پی
 اور پھر یہ ہی احاد اب جانو

از روایات سلسل معتبرا
 جبکہ ایمان کی طرف دعوت کیا
 شاہ عالم نے کیا ارشاد تب
 منع ناخدا و مولاجب تلک
 یونہی تفسیر مدارک میں بھی ہی
 نص قطعگی کے معارض وہ ہنو

نفسِ قطعی ہی وہی قرآن میں
 کہ نہیں ہی ایلِ فرت کو عذاب
 منع استغفار بھی بے قال و قیل
 مومن مدیون بھی مر جاؤ جو
 مغفرت خواہی بھی انکی اولاد
 بعد وسعت قرض اسکا کر ادا
 پس ہی جائز ایسے باتوں کے سبب
 آہ چٹکے قبر میں مجھوس تھی
 ہی خبر نا قرض کرنے سے ادا
 اور در منع دعائے مغفرت
 زندگی کا وقت ہی جب دوسرا
 اور جلال الدین سیوطی نے کہا
 جو مکہ حاکم نے بریدہ سے صحیح
 کی زیارت والدہ کی اپنے جب
 اسقدر رویا ہی اسدن مصطفیٰ
 یہ روایت بھی کبھی سر و جہار
 کہ زیارت فقط مردوں کے بھی
 وجد موتی کے نہیں تعذیب کا

ایلِ فرت کے جوائی شان میں
 یوہنی لکھا ہی سیوطی با صواب
 کفر موتی پر نہو ہرگز دلیل
 اور حق العبد باقی جسیہ ہو
 منع فرمایا تھا سرور کو خدا
 چہتا بخشش کی سرور از خدا
 اقم سرور آمنہ بنت وہب
 بعد اسکے داخل جنت ہوئی
 نفس مومن خلد میں نا جا گیا
 زندہ کرنے کی تھی انکی مصلحت
 تب ہوا ہی منع استغفار کا
 اسقدر صحت کو پہنچا ہی بجا
 نقل کرتا ہی کہ سرور ای فصیح
 یکہزار اسواڑتے ہمراہ تب
 کہ کبھی اسطرح سے رویا تھا
 نین ہی مطلب کے مخالف زینبا
 ہوتی ہی زندہ کو بس وقت کبھی
 اور نہیں ویسا سبب بھی دوسرا

تیسرا اعتراض

قبر کے ایمان کیا ہو و حملوں	اس کے ایمان میں ہی جب قبول
قبر میں موتی کو آتا ہی نظر	یہ کہ حال سنت و حال سفر
اسیہ میں آیات قرآنی دلیل	فتح وہ ایمان شد بقیال و قبل

جواب

قبر میں ایمان کے ہونا کیا باب	سُن جواب اسکا جواب باصواب
اور داخل ہونے اس استیجان	محض پھر رفع درجات ای ایمان
بعد رحلت خاص ہی ای باصفاء	حق میں ابوبن سیم کے بجا
رب قبول بعد تنزیل عذاب	جو کہ توبہ قوم یونس کا شتاب
بعد غیبت پھر جو نکلا آفتاب	اور اعجاز پھر کسے شتاب
بالیقین پیدا کنی حکم ادا	نہ نماز عصر از شیر خدا
باوجود اسکے وہ جایز ہو گئی	اور قضا ممکن تھی دوسرے وقت بھی
کہ تجدد جبکہ ہو دے وقت کا	اور اصول فقہ میں آیا جب
یونہی لکھا ہی طحاوی بھی یقین	و قضا آتی ہی لازم ای امین
عصر کی اس روز حیدر کی نیاز	ہو گئی ہی خاص کر یا امین جوار
کیونہ ہو دے خاص برزخ میں قبل	یونہی پس ایمان ابوبن رسول

چوتھا اعتراض

کہ نہ ثابت ہو کہ قدرت برعرب	و رہی یہ اعتراض ای باادب
انین باقی شرع کے احکام غے	کہ یہ کہ ابراہیم واسمعیل کے

جواب

سن جواب اسکا عرب پر بیان یعنی اسمعیل سے اسی نیک نام تھا مقرر تھا نو فترت کا زمان موسیٰ و عیسیٰ جو بعد انکے ہوئے وے نہیں بھیجے گئے تھے بر عرب بعد ابراہیم و اسمعیل کو بعد انکے سرور عالم کورب جب ہوا مبعوث شاہ کمرسلین آیت قرآن ہی اس پر دلیل	ہوتی ہی ثابت وہ فترت بیگان تا زمان بعثت خیر الانام سب عرب تھے اہل فترت ہی جان وے بنی تھے قوم اسرائیل کے قوم پر ہی انکے بھیجا انکورب حق نے بھیجا ہی عرب پر جان کر دیا مبعوث عالم پر ہی سب تب زمانہ تھا وہ فترت کا تقیر دیکھ فرماتا ہی کبار رب الجلیل
--	---

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى
فَتْرَةٍ مِّنَ الرَّسُلِ

تم نہ آیا ہی ہمارا ایک رسول وہ بیان کرتا ہی تم پر بالیقین آیا فترت کے دنوں میں وہ عیان اور دوسری جا پر قرآن میں ب	تم کرو اسکی رسالت کو قبول یعنی روشن صاف حکم شروع یعنی خالی انبیاء سے تھا زمان دیکھ فرماتا ہی درحق عرب
--	--

لَسْتُ ذَرَفُومًا مَا أَنَا هُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ

یعنی حق کہتا ہی حضرت کو سنو یرے آگے انہیں نہیں آیا نذیر اب بیضا دی و لوگوں سے مراد	تا در او سے اب تو دیے لوگ کو یعنی پیغمبر نہ آیا ای جبر ہیں گے سب مشرک عرب کے رکھ دیا
--	--

اس پر معلوم اس سے لا کلام
 شرع اسمعیل احکام سے
 اور کمالی لوگ میں باقی حکمان
 وقت اسمعیل سے بقال و قیل
 موسیٰ و عیسیٰ سے براہل کتاب
 حق میں فرت کے ثابت ہو چ

کہ عرب اصحاب فرت تھے تمام
 بیشتر انہیں سمجھ باقی تھے
 حکم شرع انہا سے ان کے جان
 بر عرب گذرے تھے ایام طویل
 اتنے دن گذرے تھے ای باصواب
 کیون نہ ثابت ہو و در حق عرب

پانچواں اعتراض

اور یہی یہ اعتراض ای با و فا
 کہ نہی کے والدین ماجدین

بو حنیفہ فقہ اکبرین لکھا
 موت پائے کفر پر بے ریب میں

جواب

میں جواب اسکا بھی از نقل صحیح
 ای جواب باصواب اسکا بھی
 وہ اگر ہی اہل فرت یقین
 کیونکہ وہ معذور سینکے جانے
 نص قطعی اس کے گذری ای خلیل
 صورت تسلیم بھی یہ جواب
 پاک سرک کفر کے سینکے تمام
 اگر جہوں بولے ہیں بعضے حنیفہ
 پس کتاب میں وہ از قول امام

قول یہ حقیقت ثابت ہو صریح
 موت جسکی کفر پر بھی ہو و یگی
 تو دخول نار مستلزم نہیں
 اختیار کفر میں بھی جہل سے
 ہی نجات اہل فرت پر دلیل
 ورنہ آباے شہر علیہ جناب
 اس کے گذرے میں دلیلین لا کلام
 اس عبارت میں تھا ما و نا فیہ
 کا تبوں سے ہو گیا ساقط تمام

اس طرح کہنے کی کچھ حاجت نہیں گر کہیں گے کوئی یہ تو جیسے بھی کہ کہا ہی ہو حنیفہ جانے عذر ہرگز جہل کا ناہو قبول بلکہ معذرت پر جب ہو نظر	نص قطعاً وہی بس ہی یقین نہیں ہی حسب مذہب تھا کہ بھی اپنے خالق کے پچھا تھے کہ نہیں موقوف ہی ہوں رسول پی لجاوین صانع عالم پر
---	--

جواب

سن جواب با صواب اکابر علی باب استدروے جانتے تھے یگان جو کہ فرمایا خدا قرآن میں	جہل خالق سے نہ کہتے تھے عرب حق بنایا ہی نہیں واسمہ ان وے عرب کے مشرکوں کی شانیں
--	---

لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ	یعنی گروائے سائل ہو گئے مشرکین بولینگے تب ای مصطفیٰ ایسی ہی آئی ہی آیت دوسری	کون پیدا کیا ارض و سما حق تعالیٰ ہی یقین پیدا کیا حاصل معجزوں ہی اسکا بھی ہی
---	--	--

لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ	اور عرب اپنے بتوں کو جان بھیک بلکہ کہتے تھے جہالت وے سب جو کہ اس قرآن کی آیت میں خدا	نہیں الوہیت میں کرتے تھے شریک کہ شفیعان ہیں ہمارے زور رب ہی مذمت انکی ظاہر کر دیا
--	--	---

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْصُرُهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هُوَ كَذَّابٌ شَفَعَاءُ نَاعِدُكَ اللَّهُ	
--	--

اپنے باپین عزیزین کو سر بسر
 اور کہا کرتے ہیں وگناہی شناس
 پس انہوں کا شرک سب طاعت میں
 چل خالی سے نہیں تھا انکو جب
 وہ امام بوحیفہ کا کلام
 اور تنبیح اپنے بتوں کو بالیقین
 سنا تا اسکی برائی ہی بجا
 تھی محمد بن رازی ای خیر
 میں جو بعثت مصطفیٰ کی پائین
 بد عقیدہ اپنا وہ چھوڑے نہیں
 اسکی بعثت کے سوا گذرے ہیں جو
 ہی نہایت امر انکا امتحان
 اور شہد کا مصنف ای ہمام
 عزم عذر چل بھی ای شناس
 جاتے شاید کہ ہی اہوق پر
 کیونکہ بالتحقیق ایام اسقدر
 اور مدت مختلف ہیں کہ نہ بھول
 اسکا کہ مقدار ای فرخندہ خال
 بال معروضہ بخشے ہیں بیگان

جو نہ دیوین انکو کچھ فتح و ضرر
 کہ یہ ہمیں شافع ہمارے حق کے پاس
 اور انہیں حق کی الوہیت میں تلاء
 پس یہاں غور و تامل کرو تا اب
 کچھ منافی نہیں ہی اسکے اسی ہمام
 دے ہو جو جاتے تھے عرب کے شرکین
 ناہوار شد و پیر کبر سوا
 صاف لکھا ہی بتفسیر کبر
 باوجود اس کے نہ ایان لائے ہیں
 مستحق میں و جہنم کے یقین
 سب کے سب معذور ہیں و جانو
 جنکا گذرا ہی حدیثوں میں بیان
 یوں کیا تاویل آن قول امام
 بوحیفہ پیشوا دین کے پاس
 جاوین ایام تامل جب گذر
 ہی بجائے دعوت پینا مبر
 کیونکہ تفاوت ہیں لوگوں کے عقول
 بعضے کہتے ہیں کہ ہی کچھ سیل
 بوحیفہ کا یہی مذہب ہی جان

بولتے ہیں اس اثر کی لا دلیل

اور بعض برس خالیں آئی خلیل

قَدْ مَتَّ حُجْرَتُ اللَّهِ عَلَى ابْنِ ابْنِ

یعنی چل سارے جو ہو لاکلام
اور وہ ایام نال بھی یقین
یون صلاح الدین ایمان
عمر عبد اللہ ای نیکو صفات
آمنہ کی عمر بھی یقین و قال
اور عدم جہل خالق ای رشاد
وہ سرون کئی مین پہ لکھا گیا
پاک تھے سب شرک سے سچ چار
خاص اسکے پدرو مادر خوش نصیب
جن کو ہی اس خیر امت میں نول
کیون ہووین جستی وہ شجر تین

اسی ہی اللہ کی محبت تمام
شاہ کے ابون پر گزرتے نہیں
اس طرح صحت کو پہنچا یا ہی جان
تھی اٹھار سال کی وقت فائز
جبکہ وہ رحلت کئی تھی بیست سال
اور شفاعت کا بتوں کے عقائد
ورنہ سب آپ شاہ انبیا
جسکے گزرے ہیں دلیلین بار بار
جو وہ سرور نہایت ہیں قریب
اور انہیں ہی دار جنت میں نول
ہی مگر جسکا امام القیلتین

اسامی اجداد کرام حضرت سیدنا محمد علیہ السلام

اور سب پر شاہ کے ای باوفاق
اور او پر اسکے آیا اختلاف
کہ رسول اللہ نے اولاد سے
نوح اور ادریس بھی اور شیث بھی
یون بن العباس بولا با ادب

جائے عدنان تک ہی اتفاق
لیک سارے متفق ہیں اسباب
ہینگے اسمعیل و ابراہیم کے
بیگان ہینگے زاجداد نسب
شہ بیان کرتا تھا جب اپنا نسب

مساف ترعدنان تک کر بیان
ابن مسعود اور عروہ اور عمر
کہتے ہم میں جاتے اسکے پر
آیت قرآن یہی اسیرند

اور فرما تا وقت بعد از ان
جانو عدنان تک ہی دیتے تھے خبر
حق سوا جاتے نہ پھر کوئی دگر
چو کیا ارشاد خلاق بعد

اَلَمْ يَأْتِكُمْ رَسُوْلُ الدِّينِ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُوْدُ
وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ

پس میں ابدا دیکھ کر بیان
مجاہد عبد مطلب والا مقام
شیبہ الحمدی اسے زیبا لقب
لوگ کرتے تھے بہت اسکی ثنا
اور ہاشم تھا یقین اسکا پدر
جو ہی ریزہ کرنا الان کا
قحط میں پہلے وہی لوگوں کو سب
یہ لقب اسکا ہوا اسواسطے
کہ اسد ہی نام یک فرزند کا
دوسرا فضلہ ہی صنفی تیسرا
نفل ہاشم نے کیا دنیا سے جب
اور یہ دو ستر عرب تھا ای فہیم
وہی اس طفل کو اسکا غلام

دیکھ عدنان تک ہی کرتا ہوں بیان
اصل میں عامری اس فاخر کا نام
تھے بہت فضل جمیلہ اس میں جب
اسلیم ہی یہ لقب اسکا ہوا
اصل میں ہی نام ہاشم کا خود
کہتے ہیں ہاشم سے ای با صفا
نان کھلا آتا تھا و ایم روز و شب
جاتے اس کے پیر سب چار تھے
ہی وہ پدر مادر شیر خدا
اور ہی عبد مطلب جو محتاج
آہ عبد مطلب تھا طفل تب
کہ جو ہوتا کا فل طفل تیس
پس یہ عبد مطلب ہی اسکا نام

قصہ کو تاہ مطلب اسکا چچا
تب سے عبد مطلب ذی خردشان
سب عرب کرتے تھے اسکا احترام
نور پاک حضرت خیر البشر
خلق پر آتی تھی گر کوئی بلا
کوہ پر یکے کے تب اسکو لجا
از براے حرمت نور رمول
اس بلا کو دور فرماتا تبھی
میں سے اس نور کے رب الجلیل
الغرض عبد مطلب کے سوا
اور جو تھا عبد الناف نامور
چار تھے اسکے پسر شہم ہی ایک
اور عبد الشمس سدا ای میان
اور پسر اسکا ہی نوفل تیسرا
مطلب جو تھا پسر اسکا ہی جان
اور ہی قصی والد عبد الناف
فاطمہ تھی اسکی مادر عاقلہ
آکے تب قوم قضاعہ ایمن
تب قبیلے سارے متفرق ہوے

عالم دنیا سے جب رحلت کیا
شہر کے کا ہوا سردار جان
اسکے تھے محکوم سارے خاص و عام
تھا درخشان اسکے پیشانی اُپر
یا کہ ہونے قحط میں دستار
لا وسیلہ اسکا کرتے تھے دعا
حق نے کرتا تھا دعا انکی قبول
اور بارش جلد برساتا تبھی
فتح بخشی اسکو براہ صاب فیل
کو ی پسر شہم کا غنیمتی رہا
ہی مغیرہ نام اسکا مشہور
والد سرور کا جو تھا جد نیک
جد وہ ابنای امیر کا ہی جان
ابن مطعم کا وہی جد ہی بجا
جد اعلیٰ جبرائیل کا ایمان
اسکا معنا دور ہی بے اختلاف
جبکہ قصی سے ہوئی وہ حاملہ
شہر کے کائے عربوں سے چھین
ایک سر سے جد اسب ہو گئے

دور اپنے قوم سے جب ہو گیا
 کہے ہیں جمع بھی اسکو شہر
 فتح با قوم قضا عد پر تمام
 اور والدہ سکا قسی کا کلاب
 اسکی معنی جنگ ہی اب کہ تو یاد
 اور اسکی نام اسکا ہی حکیم
 اور ہی مژدہ ابن کعب اسکا پدر
 جمع کے دن سب قریشوں کو بڑا
 اور کہنا نسل سے بیرے عیان
 اسکے تابع ہو و ایمان لاؤ تم
 اور کہنا شوق سے اشعار او

يَا لَيْتَنِي شَهِدْتُ كَفُّوْا كَعُوْثَةَ
 کعب کا والد لوی ہی ایمان
 لام پر ہی پیش ہمزہ پر زبر
 اور لوی ہی جان غالب کا پدر
 کسر غامی اور سکون یا بجا
 ہمزہ کا والد ہی مالک شہر
 نظریں مفتوح ہی بے شبہ نوں
 نظر کا والد کن نہ بیکرا ف

نام اسکا اسلئے قسی ہو ا
 کہ قبیلہ کو دے سار جمع کر
 مکہ پھر اٹھے لیا ہی لا کلام
 لفظ یہ صدر ہی جان بے اریاب
 اور کثرت کی بھی معنی ہی مراد
 اور عروہ بھی کہے ہیں آی فہیم
 رسے پر ہی تشدید غمہ میہم پر
 خطبہ پر وہ انکو سنا تا تھا کرا
 ہو و یگا بغیر آخر زمان
 بس سعادت دو جہان کی پاؤ تم
 یہ بھی ہی یک بیت انے جانو

اِذَا اُخْرِشْتِ تَفِيَّ الْحَسَّ حَذَّكَانَا
 اسکا معنا عیش میں سختی ہی جان
 آخری تشدید ہی یا کے اُپر
 اور میگا فہر غالب کا پدر
 ہی قریش اسکا لقب ای با صفا
 نظریں بے شبہ مالک کا پدر
 اور ضاد بمعجمہ پر ہی سکون
 ہی کہنا نہ میں سمجھ مکور کاف

اور گناہ می خزیمہ کا پر
 مگر کہ ہینگ خزیمہ کا پر
 یعنی دال پہلے مسطور ہی
 مگر کہ اسکا لقب ہینگا مگر
 جو شرف رکھتے تھے آبا کے سب
 مگر کہ کہتے تھے اسکو اسلے
 مگر کہ کا پر رہی الیاس جان
 پہلے بھیجا ہی ہدی کے اونٹ جو
 والد الیاس ہی جانو مقرر
 اسکو بڑا سیم کی ملت کا پاس
 اور نزار اسکا چدر مشہور ہی
 اور مشقی نزار سے ہینگا نزار
 یہ ہی اسکے نام کا جانو سب
 دیکھے ہیں اسکی جبین پاک پر
 اسکا والد ہویت ہی شاد کام
 اور بولا یہ نہایت ہی قلیل
 اسلے کہتے نزار اسکو عیان
 اور مقرر معبد ہی اسکا چدر
 اور نزاران معبد کا ہینگا چدر

خاہہ ضمہ فتح ہی زاکے پر
 میم پر ضمہ سکون ہی دال پر
 مگر کہ مین را سمجھ کسور ہی
 نام اصلی اسکا عامر یا عمر
 اسنے پایا تھا مقرر انکو جب
 اسکا یہ وجہ لقب ہی جانے
 ہنزہ کسور اسین ہی پچان
 شہر کے مین وہی ہی جانو
 میم پر ضمہ زبر ہی فنا و پر
 رکھتا تھا اکثر یقین وہ حق شناس
 نون اسین جانے کسور ہی
 اسکا معنا ہی قلیل ای نادر
 کہتے ہیں پیدا ہو ای اسنے جب
 نور پاک مصطفیٰ تھا جلوہ گر
 سارے سکینوں کو کھلوا یا طاع
 حق مین اس مولود کے بقا قیل
 بوزیعہ اسکی کثیت ہی جان
 میم ہی مفتوح سکون ہی مین
 مین مفتوح اور سکون ہی دال

ایک عادی اور محبتیگا و کر بعد اسکے ہی خلاف آئی وفاق	سے تین سالانہ کچھ دو پسر سین سن تک ہی نسب پر اتفاق
--	---

خاتون

یہ رسالہ پایا حسن اختتام اور مہر تولد کی تھی وہ بارہویں اور کیجئے اسکو مقبول رسول رکھئے آئندہ مجھے عصیان دور راہ اپنی قرب کی مجھے کو بتا اور کشائش اس میں ہے آئی و الجلال جنت الا و امین دے مجھ کو گزر	سہ ہزار ان شکر خلاق نام سین صا بار اسو پو با شہ آئی امین یا ان یہ رسالہ کر قبول مخندے میرے کہ رب آئی غفور مجھ کو اپنی معرفت کیجئے عطا کر عطا مجھے کو سدا رزق حلال کیجئے میرا خاتمہ ایمان پر
--	---

احقر حیران سے تسلیم و درود
بھیج پیغمبر پر اپنے اسی وود

و جہم بر رتہ ربی این معنی کہ این کتاب مطبوع مطبع موبار الحسن بد رست مہر ملک مژدہ

